پروفیسر صاحبزادہ عبدالرسول
پرنسپل، ڈویژنل پبلک اسکول - راولپنڈی

"آپ نے ["وسطی ایشیا کے مسلمان"] میں وسط ایشیا کی ایک مسلم ریاست کو ہمیشہ قازقستان یا قزاقستان لکھا ہے۔ ہمارے اردو اخبارات بھی عموماً یہی الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ قازق یا قزّاق دونوں الفاظ ڈاکو کے معنی میں ہیں۔ یہ الفاظ نہ صرف ہمارے ان مسلمان بھائیوں کے لیے نامناسب ہیں بلکہ وہ صحیح بھی نہیں ہیں۔

اصل صورتِ حال یہ ہے کہ وسطِ ایشیا میں مسلمانوں کی ابتدائی فتوحات کے وقت جو قومیں آباد تھیں، انہیں سغدی، خزر وغیرہ کہا جاتا تھا۔ بعد میں نسلی اختلاط اور نقلِ مکانی کا سلسلہ جاری رہا۔ اس ضمن میں سب سے اہم واقعہ منگولوں کا حملہ ہے جس کے نتیجہ میں وسط ایشیائی معاشرہ درہم برہم ہوا۔ نسلی اختلاط اور نقل مکانی کا سلسلہ وسیع ہوا۔ اس دور کے بعد نئے نسلی گروہ عالم وجود میں آئے جن میں ازبک، تاجک، کرغیز، ترکمان، قزاخ وغیرہ قابلِ ذکر ہیں۔ یہی نام آج بھی مستعمل ہیں۔

قزاخ اِس قوم کا اپنا اختیار کردہ نام ہے اور ان کے علاقہ کو اسی مناسبت سے قزاخستان کہا جاتا ہے، ہم نے اسے تھوڑا سا بگاڑ کر قزاقستان بنا دیا ہے۔ "خ" کے بجائے "ق" کے استعمال سے معانی بہت بدل گیے ہیں۔ آپ سے التماس ہے کہ اس مسلم ریاست کو قزاخستان لکھیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ کی تقلید میں اُردو اخبارات بھی تصحیح کرلیں گے۔

[وسطی ایشیا کی ترک اقوام کے ضمن میں جب "قازق" یا "قزّاق" نسلی گروہ کا ذکر آتا ہے تو عربی، فارسی اور اُردو زبانوں کا پس منظر رکھنے والے مسلمان اہل علم کے سامنے یہ "الجھن" رہتی ہے کہ کیا ان کا اپنے ہم مذہب بھائیوں کو اِس نام سے پکارنا درست ہے؟ مولانا خلیل احمد حامدی نے اِس "الجھن" کے رفع کرنے کے لیے لکھا ہے کہ

> قزّاق بہادر اور جنگ آزما کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ استعماری اقوام؛ سہورم نے مسلمانوں کی بہادر قوموں کو بد نام کرنے کے لیے جو ہتھکنڈے استعمال کیے، ان میں دو مثالیں بہت مشہور ہیں۔ ایک لفظ قزّاق جو بہادر کے بجائے ڈاکو اور

لٹیرے کے معنوں میں استعمال کیا گیا اور دوسرا لفظ بربر جسے وحشت کے معنی پہنائے گیے۔ اس طرح قازاق قزاق یا قازقط ترکوں اور افریقی بربروں کی رُسوائی کا سامان مہیا کیا۔ [سُرخ اندھیروں میں، لاہور: اسلامک پبلی کیشنز (جولائی ۱۹۶۹ء)، ص ۲۵]

مولانا حامدی کے علاوہ اس موضوع پر دوسرے معروف لکھنے والوں نے کسی وضاحت کی ضرورت محسوس نہیں کی اور خود ہم زیر نظر مجلّہ "وسطی ایشیا کے مسلمان" میں اپنے ان ہم مذہب بھائیوں کا ذکر اس نام کے ساتھ یہ سمجھ کر کرتے رہے ہیں کہ "قازق" یا قزاق" کا عربی و فارسی اور اُردو میں جو بھی مفہوم ہو، اس کا ترک (Thrkic) زبان کے لفظ "قازق" سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا۔ جس طرح ازبک، کرغیز اور ترکمان کی تشریح و توضیح عربی و فارسی کے بجائے ترکی زبانوں کے حوالے سے کی جائے گی، اسی طرح "قازق" یا "قزاق" کا مفہوم بھی ترکی حوالے سے ہونا چاہیے۔ اگرچہ خود ترک اہل دانش اس لفظ کی توجیہ و تشریح میں باہم متفق نہیں، تاہم اُن کی پیش کردہ ایک توجیہ یہ ہے کہ لفظ "قازاق" یا "قزاق" دو ترک لفظوں "قاز" (بہ معنی راج ہنس) اور "آق" (بہ معنی سفید) کا مرکّب ہے اور اس کا مفہوم "سفید راج ہنس" ہے۔ اس توجیہ کی تائید میں "قازق" قبائل میں اساطیری روایات بھی ملتی ہیں۔ نیز ترک قبائل میں یہ بات عجیب نہیں کہ اُن کی تقسیم سفید یا سیاہ رنگوں سے کی جائے۔ ترکمان قبائل میں قراقویونلو اور آق قویونلو بہت معروف ہیں جن کے جھنڈوں پر بالترتیب "سیاہ بھیڑ" اور "سفید بھیڑ" کا نشان ہوتا تھا۔

آج "قازق" زبان روسی رسم الخط میں لکھی جاتی ہے مگر ۱۹۳۲ء اور اس سے پہلے عربی رسم الخط میں لکھی جاتی تھی۔ اگر یہ معلوم ہو جائے کہ "قازق" عربی رسم الخط میں اپنا نام کیسے لکھتے تھے تو مسئلہ حل ہو جاتا ہے اور اسی کو اپنا لیا جانا چاہیے مگر چوں کہ ہمارے پیش نظر یا تو روسی الخط میں اُن کا نام ہے یا انگریزی اور دوسری مغربی زبانوں میں، اس لیے ان ہی پر انحصار کرتے ہوئے ہم اُردو میں لفظ تراش رہے ہیں۔ انگریزی زبان میں لکھنے والوں نے کبھی تو اُنہیں Kazak لکھا ہے [دیکھیے: اولف کیرو، Soviet Empire: the Turks of Central Asia and Stalinism. لندن: میکملن (۱۹۶۷ء)] اور کبھی Kazakh] مثال کے طور پر دیکھیے: الیگزینڈر بنگسن، اماری بروکس اپ، The Islamic threat to the Soviet State لندن: کرُوم ہیلم (۱۹۸۳ء)] آخرالذکر ہجوں کے حوالے سے پروفیسر صاحبزادہ عبدالرسول صاحب کی تجویز مناسب معلوم ہوتی ہے کہ "قازق" یا "قزاق" کی جگہ "قازخ" یا "قزاخ" اپنا لیا جائے تاہم اس موضوع پر "وسطی ایشیا کے مسلمان" کے قارئین اگر مزید روشنی ڈال سکیں تو مفید رہے گا۔ (مدیر)